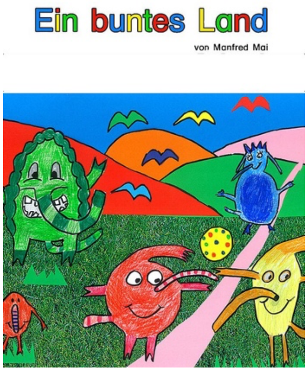	**ایک رنگین ملک** **از من فریڈ مائی** übersetzt von Tanzeela Buttar
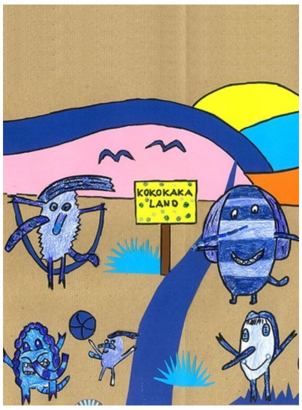	کوکوکاکا پہاڑوں کے پیچھے ایک ملک تھا۔ پُمپس وہاں ہزار سالوں سے رہتے تھے۔ ہر دور میں بڑے چھوٹے ، موٹے اور پتلے ، ہوشیار اور بیوقوف پُمپس ہوتے تھے۔ لیکن ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باوجود تمام پُمپس میں ایک چیز مشترک تھی:ایک نیلی کھال۔ یہاں تک کے کہ ایک دن ایک سرخ کھال والا پُمپو پیدا ہوا۔
	یہاں تک کے کہ ایک دن ایک سرخ کھال والا پُمپو پیدا ہوا۔
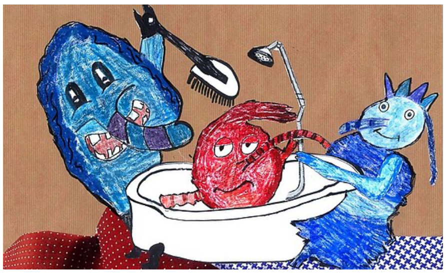	اُسکے والدین اپنے سرخ بچّے کو دیکھ کر بہت ڈر گئے۔ انہوں نے اسے بار بار مَل مَل کر دھویا ، مگراُس بچے کی کھال سرخ ہی رہی۔ “مجھے وہ پھر بھی پیارا ہے” ، ماں نے کہا۔ باپ نے سر ہلایا۔ “ ضروری یہ ہے کہ یہ صحت مند ہے اور خوش رہے۔ سرخ پُمپو صحت مند تو تھا لیکن خوش نہیں۔ اگرچہ اُسکے والدین اس سے پیار کرتے تھے اور زیادہ تر پُمپو اُسکے ساتھ بہت اچھے تھے ،سرخ پُمپو نے محسوس کیا ، وہ مختلف ہے۔ اور کبھی کبھی وہ اس وجہ سے اُداس تھا۔

ایک صبح اُس نے اپنے والدین سے کہا :"میں جا رہا ہوں اور تب تک تلاش کروں گا ، جب تک مجھے سرخ پُمپس نہ مل جائیں۔ "

والدین اتنے ہی خوفزدہ ہوگئے ، جتنا وہ اپنے بچّے کو پہلی باردیکھ کر ہوئے تھے۔

" تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں"،باپ نے جواب دیا۔ "کوئی بھی سرخ پُمپس نہیں ہیں۔ "

"میں بھی تو سرخ ہوں۔ "

"لیکن تم الگ ہو۔"

"شاید کوئی اور بھی مختلف ہوں"،سرخ پُمپو نے کہا۔ "اور میں اُنہیں تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ "

اس نے اپنے والدین کو اُس کا ارادہ بدلنے یا اس سے پیچھے ہٹنے نہ دیا اور اپنے

راستے پر چل دیا۔

لیکن اُسے پورے کوکوکاکا ملک میں ایک بھی سرخ پُمپو نہ مِلا۔

مایوس اور اداس ہو کر اُس نے گھر کا راستہ لیا۔

اسکے والدین بہت خوش ہوئے ، جب اُن کا بچّہ دوبارہ انکے سامنے آ کھڑا ہوا۔

اور بھی بہت سے پُمپس خوش تھے ، کہ سرخ پُمپو گھر واپس آگیا۔

اگر میں سچ بولوں "،ایک موٹے پُمپو نے کہا،"مجھے سرخ پُمپو کی بہت یاد آئی۔
"مجھے بھی"، اُسکے پتلے دوست نے کہا۔ "مجھےبلکہ یہ اچھا لگتا ہے ، کہ نہ صرف نیلے پُمپس ہیں، بلکہ ایک سرخ بھی ہے۔
"میں بھی ایک اور رنگ چاہتا ہوں"،چھوٹا سا پُمپو بڑبڑایا، آنکھیں بند کیں اور ندی کے کنارے گیندے کے چمکدارپیلے رنگ کے بارے میں سوچا۔
"میں طویل عرصے سے ایک سبز کھال چاہتا ہوں"،ایک بڑے پُمپو نے اعتراف کیا۔ "لیکن مجھ میں آج سے پہلے کبھی بھی یہ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔"

	بڑے پُمپو نے ایک لکڑی کے ڈرم میں پانی بھرا، مختلف جڑی بوٹیاں اکٹھی کیں اوراس میں پھینک دیں۔ جلد ہی پانی کا رنگ سبز ہو گیا اور بڑا پُمپو ڈرم میں چڑھ گیا۔ وہ احتیاط سے مڑتا اور پلٹتا ؛ کبھی پیٹھ پونچھ کے ساتھ پانی کے نیچے، کبھی سر سونڈ کے ساتھ۔ اوراس میں زیادہ وقت نہ لگا جب ایک سبز پُمپو ڈرم سے باہر آگیا۔ اُس نے اپنے آپ کو نیچے دیکھا اور خوش ہوا۔ "ٹھیک ہے میں نہیں جانتا"،ایک بوڑھے پُمپو نے بُڑبُڑاتے ہوئے کہا،"ہم پُمپس ہمیشہ نیلےہی تھے۔ اور مجھے لگتا ہے، ہمیں اِسی طرح ہی رہنا چاہیے۔" "تم نیلے رہ سکتے ہو"، سبز پُمپو نے جواب دیا۔ "لیکن مجھے اپنی سبز کھال اپنے نیلے رنگ سے زیادہ اچھی لگی ہے۔ "
	دوسروں نے بھی اگلے چند ہفتوں میں اپنے کھال کو رنگ لیا اور جلد ہی بہت سے رنگوں میں پُمپس نظر آنے لگے۔ کوکوکاکا ملک پہلے سے زیادہ رنگین تھا۔ زیادہ تر پُمپس نے اِسے اکیلے نیلے رنگ سے کہیں زیادہ اچھا پایا – انہوں نے بھی، جنہوں نے اپنی نیلی کھال رکھنے کو ترجیح دی۔ سرخ پُمپو نے بِلآخر رنگ برنگے پُمپس کے درمیان بہت اچھا محسوس کیا اور اب وہ بہت خوش تھا۔
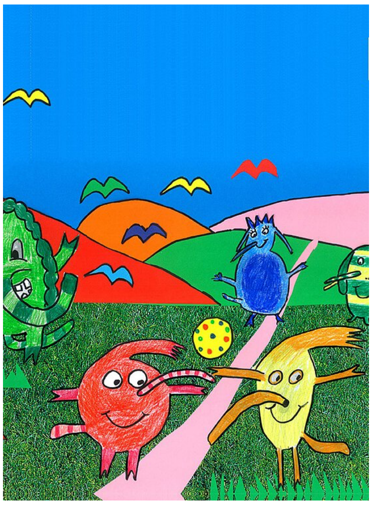	ختم شُد